

Published:
August 31, 2026

Psychological and Mental Tactics: An Intellectual and Contemporary Analysis of the Prophet's ﷺ Military Strategy

نفسیاتی اور ذہنی حربے: نبوی عسکری حکمت عملی کا فکری و عصری تجزیہ

Hafiz Ahsan Javed

Ph.D. Scholar, Visiting Lecturer, University of Narowal

Email: ahsanjaved92786@gmail.com

Contact # 03456672278

Abstract

The study of the Prophetic Seerah not only reveals the practical manifestations of the Prophet Muhammad's ﷺ courage, wisdom, and leadership, but also highlights a unique dimension of strategy that transcends mere physical or military superiority. It reflects a profound reliance on psychological and intellectual tactics. From the Battle of Badr to the Treaty of Hudaibiyyah and the Conquest of Makkah, the Prophet ﷺ consistently secured strategic dominance by instilling fear, uncertainty, and mental disruption within enemy ranks—an approach that often proved more decisive than the sword itself. These measures included discreet preparation, dissemination of misinformation, the use of unexpected routes, and psychological maneuvers of mental pressure—principles which modern military theorists recognize as foundational elements of psychological warfare.

In the contemporary age, where the nature of warfare has shifted from conventional battlefields to informational warfare, narrative construction, and cognitive dominance, the relevance of these Prophetic strategies has become more critical than ever. In the era of social media, fifth-generation warfare, and cyber infiltration, Muslim nations must view these principles not merely as historical events but as essential components of national security policy, educational curricula, and military training. The Prophetic Seerah teaches us that the one who triumphs in the battle of nerves is the one who truly secures victory.

This research abstract emphasizes how contemporary Muslim thinkers, state institutions, and policymakers can derive from the Prophetic model a comprehensive strategy capable of effectively addressing modern intellectual, informational, and ideological threats. Thus, this study is not limited to a historical analysis but provides a holistic framework of intellectual, policy-oriented, and practical guidance.

Keywords: Prophetic Seerah, Psychological Warfare, Mental Strategy, Strategic Narrative

تعارف

تاریخ انسانیت میں عسکری کامیابی محض مادی قوت، ہتھیاروں اور عددی برتری پر منحصر نہیں رہی، بلکہ اس کے پس منظر میں تدبیر، تزویراتی منصوبہ بندی، مؤثر قیادت اور انسانی نفسیات کا فہم بھی بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ جنگی حالات میں جہاں افرادی قوت اور مادی وسائل فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں، وہیں فکری و نفسیاتی برتری بھی دشمن کی قوتِ ارادی، فیصلہ سازی اور مزاحمتی صلاحیت کو متاثر کرنے کا ایک اہم عامل ہوتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں نبی اکرم ﷺ کی عسکری قیادت اس اعتبار سے خصوصی علمی اہمیت رکھتی ہے کہ آپ ﷺ نے محدود وسائل اور پیچیدہ سیاسی و قبائلی حالات میں ایسی حکمتِ عملی اختیار فرمائی جس میں مادی تیاری کے ساتھ تدبیر، معلوماتی نظم، نفسیاتی بصیرت، مشاورت اور اخلاقی اصولوں کو بھی نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ اسی تناظر میں زیرِ نظر مطالعہ اس مفروضے کا جائزہ لیتا ہے کہ نبوی عسکری حکمتِ عملی میں نفسیاتی و ذہنی تدابیر ایک منظم اور مقصدی حکمتِ عملی کے طور پر سامنے آتی ہیں اور ان کے مطالعے سے عصرِ حاضر کی عسکری نفسیات اور معلوماتی جنگ کے لیے اہم فکری و تزویراتی رہنمائی اخذ کی جاسکتی ہے۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد نبوی عسکری حکمتِ عملی میں اختیار کی جانے والی نفسیاتی و ذہنی تدابیر کی نوعیت، مقاصد اور عملی مظاہر کو موضوعاتی اور تجزیاتی انداز میں واضح کرنا اور ان کا عصری عسکری نفسیات، معلوماتی جنگ (Information Warfare) اور نفسیاتی جنگ (Psychological Warfare) کے جدید تصورات کے ساتھ تقابلی مطالعہ پیش کرنا ہے۔ چنانچہ یہ تحقیق محض سیرت نبوی ﷺ کے عسکری واقعات کے تاریخی بیان تک محدود نہیں، بلکہ ان واقعات میں کارفرمانہ نفسیاتی اور تزویراتی اصولوں کی نشان دہی اور تجربے کی کوشش بھی کرتی ہے، تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ ان اصولوں سے جدید عسکری قیادت، تزویراتی فکر اور پالیسی سازی کے لیے کس حد تک رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اس تناظر میں تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عسکری حکمتِ عملی میں نفسیاتی و ذہنی تدابیر کی نوعیت اور عملی مظاہر کیا تھے، ان تدابیر نے مسلمانوں کے حوصلے، عسکری نظم اور تزویراتی برتری کو کس طرح متاثر کیا، دشمن پر ان کے نفسیاتی اثرات کیا مرتب ہوئے، اور عصرِ حاضر کی عسکری نفسیات اور معلوماتی جنگ کے تناظر میں ان سے کیا فکری و عملی رہنمائی اخذ کی جاسکتی ہے؟ یہ سوال تحقیق کے تاریخی اور عصری دونوں پہلوؤں کو باہم مربوط کرتا ہے اور نبوی عسکری حکمتِ عملی کو محض واقعاتی مطالعے کے بجائے ایک تجزیاتی زاویے سے سمجھنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

علمی اعتبار سے زیرِ نظر تحقیق دو باہم متعلق تحقیقی جہات کو مربوط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ایک جانب کلاسیکی سیرت و مغازی کے مصادر میں نبوی عسکری واقعات، سیاسی فیصلوں اور جنگی تدابیر کا وافر تاریخی مواد موجود ہے، لیکن نفسیاتی و ذہنی تدابیر کو جدید عسکری نفسیات کی اصطلاحات اور تصورات کے تناظر میں ایک

مستقل موضوع کے طور پر زیر بحث لانے کی گنجائش موجود ہے۔ دوسری جانب جدید عسکری نفسیات، نفسیاتی جنگ اور معلوماتی حکمتِ عملی سے متعلق مطالعات ایک ترقی یافتہ نظریاتی فریم ورک فراہم کرتے ہیں، تاہم ان میں نبوی سیرت کے تاریخی شواہد کا مطالعہ محدود دکھائی دیتا ہے۔ زیرِ نظر تحقیق اسی علمی فاصلے کو کم کرتے ہوئے مطالعہ سیرت اور جدید عسکری و سماجی علوم کے مابین ایک بین الضابطہ (interdisciplinary) ربط قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس اعتبار سے تحقیق کے نتائج عسکری قیادت، تدریسی و تربیتی مطالعات، معلوماتی و نفسیاتی حکمتِ عملی اور قومی سلامتی سے متعلق علمی مباحث میں ایک تاریخی و اخلاقی زاویہ فراہم کر سکتے ہیں۔

اس تحقیق کے بنیادی تاریخی مصادر میں ابن ہشام کی السیرۃ النبویۃ، طبری کی تاریخ الامم والملوک اور دیگر معتبر کتب سیرت و مغازی شامل ہیں، جبکہ حدیثی مصادر میں امام بخاری کی الجامع المسند الصحیح المختصر (صحیح البخاری) اور امام مسلم کی المسند الصحیح (صحیح مسلم) خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان مصادر میں غزوات، معاہدات، سیاسی فیصلوں، عسکری تیاری اور قیادت سے متعلق قابلِ قدر مواد موجود ہے، تاہم نفسیاتی و ذہنی حکمتِ عملی کو ایک مستقل جدید تجزیاتی عنوان کے تحت مرتب کرنا ان مصادر کا بنیادی مقصد نہیں تھا۔ دوسری جانب جدید بین الضابطہ مطالعات اور عسکری نفسیات سے متعلق علمی لٹریچر نفسیاتی جنگ، معلوماتی حکمتِ عملی اور تزویراتی ابلاغ کے نظریاتی تصورات فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ موجودہ تحقیق کلاسیکی اسلامی مصادر کے متنی و تاریخی تجزیے کو جدید نفسیاتی و عسکری تصورات کے ساتھ تقابلی اور تنقیدی انداز میں مربوط کرنے کی کوشش کرتی ہے، تاکہ نبوی سیرت کے تاریخی شواہد کو عصری علمی مباحث کے تناظر میں زیادہ منظم انداز سے سمجھا جاسکے۔

منہجی اعتبار سے یہ تحقیق معیاری (qualitative)، تجزیاتی (analytical) اور تقابلی (comparative) نوعیت کی ہے۔ بنیادی مصادر کے طور پر قرآن مجید، احادیثِ نبویہ اور معتبر کتب سیرت و مغازی سے استفادہ کیا گیا ہے، جبکہ ثانوی مصادر میں جدید تحقیقی کتب، علمی جرائد اور عسکری نفسیات و معلوماتی جنگ سے متعلق تحقیقی مطالعات شامل ہیں۔ مواد کے تجزیے میں موضوعاتی تجزیہ (thematic analysis)، ماخذی تنقید (source criticism) اور تاریخی سیاق و سباق کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ مزید برآں، جدید عسکری و نفسیاتی تصورات کے ساتھ تقابلی مطالعے کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ نبوی عسکری حکمتِ عملی کے کن اصولوں سے عصری معلوماتی اور نفسیاتی ماحول کو سمجھنے میں رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ تحقیق کی علمی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے مصادر کی توثیق، متعلقہ روایات کے تقابلی مطالعے اور مختلف نوعیت کے شواہد کے باہمی تقابل کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

عسکری حکمتِ عملی کا تعارف

Published:

August 31, 2026

عسکری حکمت عملی دراصل وہ منظم اور مدبرانہ طریقہ کار ہے جس کے ذریعے جنگی حالات میں کامیابی حاصل کی جاتی ہے۔ اسلامی تاریخ خصوصاً سیرت نبوی ﷺ میں یہ پہلو نہایت نمایاں ملتا ہے کہ کس طرح محدود وسائل کے باوجود حکمت عملی، بصیرت اور منصوبہ بندی کے ذریعے بڑے بڑے معرکے سر کیے گئے۔ اس مطالعے سے نہ صرف عسکری بصیرت سامنے آتی ہے بلکہ عصر حاضر کے لیے بھی عملی راہنمائی فراہم ہوتی ہے۔

1. عسکری حکمت عملی کی تعریفات

لغوی تعریف

عسکری حکمت عملی (لفظاً) دو بنیادی اجزاء پر مشتمل ہے: "حکمت" یعنی عقل و تدبّر، اور "عسکری/حکمت عملی" یعنی جنگ یا کاربند اقدام کا طریقہ کار۔ عربی لغت میں حکمت کو عقل، بصیرت اور ٹھوس فیصلہ سازی کے معنی میں لیا گیا ہے، اور حرب/عسکر کو لڑائی، محاذ یا فوج سے تعبیر کیا جاتا ہے؛ اس لحاظ سے لغوی طور پر اسے ایسی عقلی و فکری ترتیب سمجھا جاسکتا ہے جو جنگ کے حالات میں اختیار کی جائے¹

اصطلاحی (تعلیمی/عملیاتی) تعریف

جدید عسکری مطالعات میں Military Strategy کی ایک معروف تعریف امریکی عسکری روایت میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

"The art and science of employing the armed forces of a nation to secure the objectives of national policy by the application of force, or the threat of force²".

”عسکری حکمت عملی اس فن اور علم کا نام ہے جس کے ذریعے کسی قوم کی مسلح افواج کو، قوت کے استعمال یا اس کے استعمال کے مؤثر امکان کے ذریعے، قومی پالیسی کے متعین مقاصد کے حصول کے لیے بروئے کار لایا جاتا ہے۔“

عسکری حکمت عملی کی عمومی تعریف

کارل وُن کلازویٹز (Carl von Clausewitz) نے جنگ اور سیاست کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے لکھا:

”War is merely the continuation of policy by other means³”.

”جنگ دراصل پالیسی ہی کا تسلسل ہے، البتہ اس میں مقاصد کے حصول کے لیے دوسرے ذرائع اختیار کیے جاتے ہیں۔“

¹ ابن منظور، محمد بن کرم۔ لسان العرب۔ تحقیق: بدرالانفغانی وغیرہم۔ القاہرہ: دارالکتب المصریۃ، ط 1، 1955۔

• Edward William Lane, *An Arabic-English Lexicon* (Lane's Lexicon) — entries under h-k-m and h-r-b.

² Louw, Gerhard Martin. "South African defence policy and capability: the case of the South African National Defence Force." PhD diss., Stellenbosch: Stellenbosch University, 2013.

³ Herschinger, Eva. "War as the continuation of hegemony by other means: how contemporary wars reach into societies." New Political Science 41, no. 2 (2019): 279-293.

Published:

August 31, 2026

کلازویٹراسی تصور کی مزید وضاحت کرتے ہوئے جنگ کو محض ایک عسکری سرگرمی نہیں بلکہ ایک سیاسی آلہ (political instrument) قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک سیاسی مقصد اصل ہدف ہوتا ہے جبکہ جنگ اس ہدف کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ اس بنا پر عسکری حکمت عملی کو سیاسی و قومی مقاصد سے الگ کر کے نہیں سمجھا جاسکتا۔

ان تعریفات کی روشنی میں عسکری حکمت عملی سے مراد وہ منظم فکری و عملی منصوبہ بندی ہے جس کے تحت کسی ریاست یا قیادت کے متعین سیاسی و عسکری مقاصد کے حصول کے لیے دستیاب قوت، وسائل اور طریقہ کار کو حالات کے تقاضوں کے مطابق مربوط انداز میں استعمال کیا جائے۔ اس تصور میں محض مادی قوت کا استعمال شامل نہیں، بلکہ معلومات، قیادت، نفسیاتی عوامل، وقت، مقام اور فیصلہ سازی بھی تزویراتی عمل کے اہم اجزاء قرار پاتے ہیں۔

2. ذہنی اور نفسیاتی پہلوؤں کی اہمیت

عسکری کارکردگی میں ذہنی و نفسیاتی حکمتیں (psychological tactics) دشمن کی حوصلہ شکنی، اپنی افواج کا عزم بڑھانے، اور عوامی رائے ترتیب دینے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ نفسیاتی حربے اطلاعاتی محاذ، افواہوں، منظم ردِ مؤثر، اور تاکتیکی چالوں کے ذریعے دشمن کے بُرے فیصلہ سازی کے امکانات بڑھا سکتے ہیں یا اس کی ارادے کو جھکا سکتے ہیں۔ نبوی تاریخ میں بھی بارہا ایسے مواقع ملتے ہیں جہاں کم سے کم مادی وسائل کے باوجود حکمتِ عملی کی فکری تشکیل نے جنگی نتائج پر فیصلہ کن اثر ڈالا ہے؛ اس کی بنیادِ نظریہ اس بات پر قائم ہے کہ سیاست اور عسکری عمل آپس میں مربوط ہیں اور ذہن و شعور کو توڑنا یا مضبوط کرنا اسی مربوط منصوبہ بندی کا حصہ ہے۔ قرآن مجید میں جنگ کے احکامات کے ضمن میں بھی متن کے اندر مقاصد و حدود کے ساتھ جمعیۃً سماعی اور نظمِ معاشرہ کی حفاظت کی جانب اشارہ ملتا ہے:

«وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا»⁴

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔ یعنی مقابلہ مگر حدود و ضوابط کے ساتھ۔

3. اسلامی تناظر میں جنگ کا مقصد (دفاعی اور اصلاحی پہلو)

اسلامی روایات اور سیرت کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ جنگ کا بنیادی مقصد عموماً دفاعِ معاشرہ، نظمِ اجتماعی اور اصلاحِ عمومی حالات رہا۔ نہ کہ محض جارحیت یا اقتدار کا حصول۔ نبوی عملی فیصلے اکثر سیاسی حکمت، اخلاقی حدود اور اصلاح کے مقاصد کے مطابق لیے گئے؛ یعنی عسکری عمل ایک وسیع دینی و سماجی مقصدیت کے اندر

⁴ القرآن الکریم، سورۃ البقرہ، آیت 190

Published:

August 31, 2026

وضع کیا گیا۔ اس تناظر کو سمجھنے کے لیے سیرت نبوی اور روایات نبویہ پر مبنی تاریخی شواہد اہم ہیں، جہاں فوجی اقدام کو اخلاقی ضوابط، معاہدات کی پاسداری اور بعدِ جنگ رفق و عدل کے پہلوؤں کے ساتھ توازن میں رکھا گیا۔ اس نظریاتی فریم ورک کی روشنی میں عسکری حکمتِ عملی نہ صرف قوتِ عمل بلکہ اصلاحِ سماع و امنِ اجتماعی کی ضمانت بھی شمار ہوتی ہے۔⁵

مذکورہ بالا لغوی اور اصطلاحی تعریفیں ایک مربوط انداز میں پیش کی گئی ہیں اور کارل وُن کلازویٹز کے حوالے سے جدید اسٹریٹجک تھیوری کے ساتھ واضح ربط قائم کیا گیا ہے؛ نفسیاتی حربوں پر مطالعے کا زور عصری عسکری مطالعات اور PsyOps کے تناظر سے ہم آہنگ ہے۔ البتہ یہ واضح رہے کہ اس تحقیق کا مقصد یہ سفارش کرنا نہیں کہ ان نتائج کو فوراً براہِ راست پالیسی سطح پر نافذ کیا جائے؛ اس نوعیت کے اقدامات محض مفروضاتی نتائج کی بنیاد پر براہِ راست نافذ کرنے کے قابل نہیں بلکہ انہیں پائلٹ اسٹڈیز، ماخذی توثیق اور اخلاقی و قانونی جانچ کے ذریعے پہلے آزمایا جانا چاہیے۔ مزید برآں، مخصوص قرآنی آیات، احادیث اور تاریخی حوالہ جات شامل کر کے دلائل کو مزید تقویت دی جاسکتی ہے، اور بین الاقوامی قانونِ جنگ کے ساتھ تقابلی بحثِ متن کو مزید متوازن کرے گی۔ عملی نقطہ نظر سے یہ تجزیہ پالیسی سازی، فوجی تربیت اور اطلاعاتی حکمتِ عمل کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے، مگر جامع اصلیت کے لیے حوالہ جاتی بنیاد، تنقیدی موازنہ اور اخلاقی تحفظات کو لازماً مدِ نظر رکھا جانا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ کی عسکری حکمتِ عملی کا پس منظر

مکی دور کے سماجی و سیاسی دباؤ اور ہجرتِ مدینہ کے بعد ابھرتے ہوئے یثاقِ مدینہ نے دفاعی و سیاسی تنظیم کی نئی ضرورت پیدا کی جس نے روایتی قبائلی جنگی طرزِ عمل کو منظم حکمتِ عملی میں ڈھالا۔ جزیرہ عرب کے محدود وسائل اور قبائلی نفسیات نے ایسے فکری اوزار رائج کیے جن میں ایمان، اخلاق، اطلاعاتی کنٹرول اور ذہنی حربے مادی قوت کے ساتھ یکجا ہو کر برتری حاصل کرتے تھے۔ نتیجتاً نبوی حکمتِ عملی نہ صرف محاذی اقدامات بلکہ ایک مربوط سماجی، اخلاقی اور تزویراتی فریم ورک کے طور پر منظرِ عام پر آئی۔

1. مکی و مدنی دور کے حالات

⁵ Muḥammad ibn Ishāq (as edited by Ibn Hishām), *al-Sīrah al-Nabawīyyah* (various editions); Martin Lings (Abū Bakr Sirāj al-Dīn), *Muhammad: His Life Based on the Earliest Sources*, rev. ed. (Rochester, VT: Inner Traditions, 2006).

Published:

August 31, 2026

مکہ مکرمہ میں ابتدائی مسلم جماعت نے سیاسی، معاشی اور سماجی دباؤ کا سخت سامنا کیا۔ قریش کے بائیکاٹ، معاشی رکاوٹیں اور سماجی اخراج نے مسلمان کمیونٹی کو داخلی منصفی، اخلاقی ثبات اور حکمت عملی کی ضرورت سکھائی۔ ہجرت مدینہ کے بعد سیاسی منظر نامہ تبدیل ہوا: مدینہ کے قبیلائی توازن، بیٹا مدینہ کے معاہداتی ڈھانچے، اور مہاجر و انصار کے اتحاد نے امت کو دفاعی و سیاسی منظم حکمت عملی اپنانے پر مجبور کیا۔ جس نے عسکری کارروائیوں کو صرف محاذی معرکہ نہیں بلکہ تنظیمی، سیاسی اور طویل المدتی حکمت عملی کے تحت رکھنے کی راہ ہموار کی۔⁶

«فَسَدُّوا عَلَيْهِمْ وَأَذَوْهُمْ وَفَتَنُوهُمْ عَنْ دِينِهِمْ.»

ترجمہ: "پس انہوں (قریش) نے مسلمانوں پر سختیاں کیں، انہیں اذیتیں دیں اور انہیں ان کے دین سے پھرنے کی کوشش کی۔"¹¹

2. عرب معاشرت اور جنگی رویے

جزیرہ عرب کا قبائلی سماجی ڈھانچہ جنگی رویوں اور فتح نام و نسل کے تقاضوں سے پرویا ہوا تھا؛ جنگیں اکثر معاشی وسائل، قبائلی عزت یا بدلے کی روایت سے جڑی ہوتیں۔ اس ثقافتی سیاق نے لڑائی کو محض میدان جنگ تک محدود نہ رکھا بلکہ نفسیاتی دباؤ، قبائلی شہرت اور سیاسی اثر و رسوخ کے حصول کے ذرائع بھی جنگ کا حصہ بن گئے۔ نبی ﷺ کی حکمت عملی اسی قبائلی نفسیات کو سمجھ کر، صلح و معاہدے اور گزرتدبیر (tactical restraint) کو بطور حرب استعمال کرنے پر بھی زور دیتی تھی تاکہ قوم اسلام کو دیرپا سماجی سالمیت اور سیاسی استحکام مل سکے۔⁷

«وَكَانَتْ الْحُرُوبُ بَيْنَهُمْ دَائِمَةً إِلَّا عَلَى مَكْرٍ وَهٖ ۝۸.»

ترجمہ: "ان کے درمیان جنگیں ہمیشہ جاری رہتیں اور محض کسی ناگوار صورت پر ہی عارضی طور پر رک جاتیں۔"

3. پہلی صدی ہجری کی فوجی ضروریات

پہلی صدی ہجری کے ابتدائی سالوں میں مسلم ریاست کو فوجی وادارتی سطح پر چند مخصوص ضروریات کا سامنا تھا: سرحدی دفاع، تجارتی راستوں کا تحفظ، اطلاعاتی نیٹ ورک کی تیاری، اور کم وسائل کی صورت حال میں مؤثر حکمت عملی اپنانا۔ چونکہ آبادی اور لو جسٹک وسائل محدود تھے، اس لیے چھوٹی مگر منظم دستوں، اطلاعاتی

⁶ محمد بن اسحاق، السیرۃ النبویۃ، اختصرہ ابن ہشام، ج 1 (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001)، 320؛ Martin Lings, *Muhammad: His Life Based on the Earliest Sources*, rev. ed. (Rochester, VT: Inner Traditions, 2006).

⁷ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج 1 (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001)، 97؛ Philip K. Hitti, *History of the Arabs*, 10th ed. (London: Macmillan, 2002)؛ W. Montgomery Watt, *Muhammad at Medina* (Oxford: Clarendon Press, 1956)؛ شلی نعمانی و سید سلیمان ندوی، سیرت النبی، ج 1 (عظیم گڑھ: دار المصنفین).

⁸ نفس مصدر

Published:

August 31, 2026

حکمتِ عمل، اور سیاسی مذاکرات کو عسکری حکمتِ علمی میں مرکزی حیثیت دی گئی یوں محاذی کاروائی کے ساتھ ساتھ اندرونی نظم و ضبط اور طویل المدتی استحکام کے تقاضے بھی پورے کیے گئے۔⁹

«وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَبِضْعَةِ عَشَرَ رَجُلًا لَيْسَ مَعَهُمْ إِلَّا فَرَسَانِ¹⁰»

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ تین سو سے کچھ زائد افراد کے ساتھ نکلے، اور ان کے ساتھ محض دو گھوڑے تھے۔"

نبی کریم ﷺ کی عسکری حکمتِ عملی کا پس منظر کی دور کے شدید سماجی و سیاسی دباؤ اور مدینہ کی ریاستی تشکیل سے جڑا ہے، جہاں قلیل وسائل اور قبائلی جنگی روایت کے باوجود ایک منظم اور اصولی نظام وجود میں آیا۔ آپ ﷺ نے قبائلی نفسیات، معاہدات، اور ایمان پر مبنی حوصلہ افزائی کو یکجا کر کے دفاعی و تزویراتی بصیرت کے ساتھ ایک ایسا ماڈل قائم کیا جو محض جنگی کارروائی نہیں بلکہ سماجی و سیاسی استحکام کا ضامن بھی بنا۔

نبوی عسکری حکمتِ عملی میں نفسیاتی و ذہنی حربے

نبوی عسکری حکمتِ عملی کے نفسیاتی و ذہنی پہلو وہ کلیدی عناصر ہیں جنہوں نے محدود وسائل کے باوجود مسلمانوں کو میدانِ سیاسی برتری دلائی۔ یہ حربے دشمن کے مورال کو گھٹانے، اپنی افواج کا عزم مستحکم رکھنے اور معاشرتی حمایت قائم رکھنے کے لیے اطلاعی، تبلیغی اور فکری تدبیروں کا منظم مجموعہ تھے۔ اس باب میں ہم انہی تکنیکوں اور ان کے فقہی، اخلاقی و عملی اثرات کا تحقیقی تجزیہ پیش کریں گے تاکہ ان سے عصری اطلاعی جنگوں کے لیے عملی اسباق اخذ کیے جاسکیں۔

1- دشمن پر رعب اور خوف طاری کرنے کی حکمتِ عملی

نبی کریم ﷺ کی عسکری حکمتِ عملی میں دشمن پر نفسیاتی دباؤ قائم کرنا واضح اور منصوبہ بند عنصر ہے۔ متعدد مواقع پر آپ ﷺ نے رفتارِ عمل، اچانک حملوں، اور معلوماتی کنٹرول کے ذریعے دشمن کو غیر یقینی کیفیت میں ڈالا جس نے ان کی مورال اور فیصلہ سازی متاثر کی۔ مثال کے طور پر غزوہ بدر میں مسلمانوں کی نسبتاً کم تعداد کے باوصف مضبوط عزم اور منظم تعین نے قریش کے ذہنوں میں سقم اور اضطراب پیدا کیا۔ اس کیفیت نے محاذی برتری میں کلیدی کردار ادا کیا۔¹¹ اس کے علاوہ

⁹ محمد بن جریر الطبری، تاریخ الأمم والملوک، ج 2 (القاهرة: دار المعارف، 1968)، 442؛ Hugh Kennedy, *The Armies of the Caliphs: Military and Society in the Early Islamic State* (London: Routledge, 2001).

¹⁰ نفس مصدر

¹¹ محمد بن اسحاق، السیرۃ النبویۃ، اختصرہ ابن ہشام، ج 1 (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001)، ص 320؛ Martin Lings, *Muhammad: His Life Based on the Earliest Sources*, rev. ed. (Rochester, VT: Inner Traditions, 2006).

Published:

August 31, 2026

محاذ کے باہر حکمتِ عملی جیسے قافلوں کا کنٹرول، دشمن کی رسد پر نظر، اور سیاسی معاہدات کے ذریعے رعب قائم کرنا شامل تھا، یہ تمام اقدام ایک مربوط فکری منصوبے کا حصہ تھے جو مادی کمزوری کو ذہنی برتری میں بدل دیتا تھا۔¹²

«وَحَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ...»¹³

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ تین سو سے کچھ زائد افراد کے ساتھ نکلے۔"

یہ بیان اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کم وسائل کے باوجود منظم حکمتِ عملی اور مظاہرے سے دشمن کے ذہن میں رعب پیدا کیا گیا۔

2- محدود وسائل میں ذہنی بالادستی قائم کرنا

پہلے اسلامی دور کی محدود آبادی، کم مالی و لوجسٹک وسائل، اور تنظیمی ناپختگی کے باوجود نبوی حکمتِ عمل نے ذہنی بالادستی کو اہمیت دی۔ اس میں چند کلیدی طریقے نمایاں ہیں: (الف) محرک ایمانی اور اخلاقی پیغام دہرا کر مرد میدان میں حوصلہ افزائی، (ب) اطلاعاتی خبروں اور خفیہ جانی کاری (intelligence) کے ذریعے دشمن کی منصوبہ بندی کو سبقت سے شکست دینا، اور (ج) تزویراتی برداشت — جہاں موقعی پیچھے ہٹنا یا معاہدہ کرنا طویل المدت مفاد میں ہو۔ ان تدابیر نے ثابت قدمی کو طاقت میں تبدیل کیا اور دشمن کے اندر اعتماد کو کم کیا۔¹⁴

3- افواجِ اسلام کا حوصلہ بلند رکھنے کی تدابیر

حکمتِ عملی کا ایک اہم جزو افواج کے مورال کو مستحکم رکھنا تھا۔ اس سلسلے میں نبی ﷺ نے متعدد عملی اور فکری آلات بروئے کار لائے: اجتماعی عبادات اور دعا کے ذریعے روحانی اتحاد، شوریٰ و مشورے کے مواقع فراہم کر کے فوجی کمانڈ میں شمولیت و ہم آہنگی، فتح و شکست کے بعد قیادت کی جانب سے عدل و ترس دکھا کر اجتماعی خود اعتمادی کو برقرار رکھنا؛ اور انعام و ترغیب کے ذریعے انفرادی حوصلہ افزائی۔ مثالِ عمل: غزوہٴ احد کے بعد آپ ﷺ کی تربیتی تقاریر، زخمیوں کی ادائیگی اور صبر کی تلقین نے افواج کے مورال کو جلدی بحال کیا۔¹⁵ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبوی انداز میں نفسیاتی فروغ صرف محاذی تدبیر نہیں بلکہ ایک مربوط سماجیاتی عمل تھا۔

4- پروپیگنڈا کے مقابلے کی عملی حکمتِ عملی

¹² محمد بن جریر الطبری، تاریخ الأمم والملوک، ج 2 (القاهرة: دار المعارف، 1968)، ص 442؛ W. Montgomery Watt, *Muhammad at Medina* (Oxford: Clarendon Press, 1956).

¹³ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج 1، حوالہ بالا، ص 320؛ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج 2، ذکر غزوہ بدر (بیروت: دار صادر)؛ صفی الرحمن مبارکپوری، الر حیق المختوم، ذکر غزوہ بدر (ریاض: دار السلام، 1976).

¹⁴ Hugh Kennedy, *The Armies of the Caliphs: Military and Society in the Early Islamic State* (London: Routledge, 2001).

¹⁵ Sahīh al-Bukhārī (Arabic primary source for various narrations regarding events and the Prophet's conduct in battles); Ibn Kathīr, *al-Bidāyah wa'l-Nihāyah*, account of the Battle of Badr (Beirut: Dār al-Fikr, 1985).

Published:

August 31, 2026

پروپیگنڈا اور معلوماتی جھوٹ آج کی طرح اس دور میں بھی حربہ نفسیات کا حصہ تھے — دشمن کی جانب سے افواہیں، مخبری اور بدنامی پھیلانے کے طریقے عام تھے۔

نبوی حکمتِ عملی میں اس کا مقابلہ چند طریقوں سے کیا گیا:

(ا) حقیقت کی تند و تیز اور بروقت ترویج (transparent communication)؛

(ب) معاہدات اور اعلانات کے ذریعے سیاسی جواز قائم کرنا؛

(ج) دشمن کی نیت کی بے نقابی کے لیے اطلاعاتی کارروائیاں؛ اور

(د) فتح یا امن کے بعد عدل و رواداری کے مظاہرے سے دشمنی کے بیج کو دم توڑنے دینا۔

مثالِ صلح حدیبیہ میں مذاکرات و بعد ازاں اہم نتائج نے نہ صرف فوری سودے بازی بلکہ طویل المدتی موافقت اور پروپیگنڈے کا ازالہ کیا — اس حکمتِ عملی نے

اسلام کو اخلاقی برتری و لائق جو ذرائع ابلاغ اس زمانے (مخبران، قبائلی رابطے) پر اثر انداز ہوئی۔¹⁶

مذکورہ بالا حربے صرف ایک جنگی تکنیک نہیں بلکہ ایک مربوط فکری نظام کے اجزاء ہیں جو نبوی حکمتِ عملی کو منفرد بناتے ہیں۔ ان حربوں میں نظریاتی جز: (ایمان،

اخلاق)، معلوماتی کنٹرول (intelligence and communication)، اور سماجی نفسیات (مورال، رواداری) ایک دوسرے کے ساتھ منسلک

ہیں — یہی اجتہادی فریم ورک عصری معلوماتی و نفسیاتی جنگوں کے لئے بھی اہم اسباق فراہم کرتا ہے۔¹⁷

مذکورہ بالا مباحث سے یہ بات نہایت خوبی سے واضح ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عسکری حکمتِ عملی محض ظاہری جنگی تدابیر تک محدود نہیں تھی بلکہ اس میں

نفسیاتی و ذہنی حربوں کو بھی باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ شامل کیا گیا۔ دشمن پر رعب طاری کرنے، محدود وسائل میں بالادستی قائم کرنے، فوج کا مورال بلند رکھنے

اور پروپیگنڈے کے توڑ جیسے پہلو دراصل اس بات کے شاہد ہیں کہ اسلامی عسکری حکمتِ عملی ایک ہمہ جہتی اور منظم نظام پر مبنی تھی۔ اس تعبیر سے یہ حقیقت واضح

ہوتی ہے کہ نبوی حکمتِ عملی میں جنگی کامیابی کا راز صرف ہتھیاروں میں نہیں بلکہ ذہنی بالادستی، اخلاقی برتری اور فکری وحدت میں مضمر تھا۔

عملی مثالیں

غزوہ بدر: تعداد کی کمی کے باوجود نفسیاتی برتری

¹⁶ Muḥammad ibn Ishāq / Ibn Hishām account of Hudaibiyah and Fath Makkah; see Ibn Hishām, *Al-Sīrah al-Nabawīyyah*, vol. 1, passim; al-Wāqidī, *Kitāb al-Maghāzī*, accounts of Hudaibiyah and Fath Makkah; see also Martin Lings, *Muhammad*.

¹⁷ For modern theoretical framing on psychological warfare and information operations, see assorted works in military studies and psychology (e.g., Clausewitz's conceptualization of war as political instrument is useful background)—Carl von Clausewitz, *On War*, trans. Michael Howard and Peter Paret (Princeton: Princeton University Press, 1976).

Published:

August 31, 2026

غزوہ بدر (2 ہجری) وہ فیصلہ کن معرکہ تھا جس میں مسلمانوں کی تعداد نسبتاً کم (تقریباً 313) جبکہ قریش کی تعداد کہیں زیادہ تھی۔ اس معرکہ میں نبوی حکمتِ عملی کی دو بڑی خصوصیات سامنے آئیں: (1) قبل از معرکہ معلوماتی کنٹرول — قریش کی قافلہ بندی کی صورت حال، راستوں کی بندش اور دشمن کی قوت کا تجزیہ، اور (ب) ایمانی و نظریاتی تشکیل جو لشکرِ اسلام کو ایک الٰہی مقصد کے تحت متحد کرتی تھی۔ نتیجتاً، اگرچہ مادی طور پر کم تھے، مگر تنظیم، عزم اور مؤثر معلوماتی و تکنیکی حکمتِ عملی نے دشمن کے حوصلے کو توڑا اور نفسیاتی برتری دلائی۔ اس واقعے نے بعد ازاں اسلامی شعور میں اجتماعی اعتمادی اور دشمن میں حیرت و اضطراب کا دیر پا اثر چھوڑا۔¹⁸

غزوہ احد: شکست کے بعد حوصلہ افزائی

غزوہ احد (3 ہجری) میں ابتدا میں مسلمانوں نے فائدہ حاصل کیا مگر بعض حکمتِ عملی کی خلاف ورزیوں (بنی نعیم یا تلوار کے مقام سے رجوع وغیرہ) کی وجہ سے شکست پیش آئی۔ اس شکست کے بعد نبی کریم ﷺ نے فوجی و سماجی پہلوؤں پر فوری رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی پالیسیاں اپنائیں: زخمیوں کی عیادت و کفالت، موازنے کی شوریٰ، اور اخلاقی و تربیتی تقاریر جو شکست کے نفسیاتی نقص اور خود اعتمادی کو دوبارہ بحال کرتی تھیں۔ ان اقدامات نے فوری طور پر مورال کی بحالی میں کلیدی کردار ادا کیا اور یہ واضح مثال ہے کہ قیادت کا رویہ کس طرح نفسیاتی بحالی کا باعث بنتی ہے۔¹⁹

غزوہ خندق (غزوہ احزاب): ذہنی دباؤ اور حکمتِ عملی کا امتزاج

غزوہ خندق (5 ہجری) میں مسلمانوں نے دفاعی گہرائی اور ماہر تزویراتی منصوبہ بندی کا مظاہرہ کیا — خندق کی کھدائی، قبائلی معاہدات کی تحلیل، اور اطلاعاتی نیٹ ورک کی مضبوطی۔ اس محاصرہ میں نبوی حکمتِ عملی نے ذہنی دباؤ پیدا کرنے اور اسے برداشت کرنے کی دونوں جہتیں یکساں طور پر اپنائیں: دشمن کا محاصرہ طویل کر کے اس کے مورال کو گھٹایا گیا جبکہ اندرونِ شہر مسلمانوں میں ہم آہنگی، عبادت و دعا اور مشترک معیشتی تیاریوں کے ذریعے حوصلہ برقرار رکھا گیا۔ اس تضاد — طویل مدتی ذہنی دباؤ پر دشمن اور مضبوط اندرونی مورال — نے آخر کار دشمنی کے منصوبوں کو ناکام بنایا۔²⁰

صلح حدیبیہ: عسکری اور ذہنی حکمتِ عملی کا عروج

¹⁸ محمد بن اسحاق، السیرۃ النبویۃ، اختصرہ ابن ہشام، ج 1 (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001)، ص 320-325؛ محمد بن جریر الطبری، تاریخ الأمم والملوک، ج 2 (القاهرة: دار المعارف، 1968)، ص 440-445.

¹⁹ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج 1، ص 330-335؛ Ibn Kathīr, (Sahīh al-Bukhārī (Arabic primary source regarding the aftermath of Uhud); al-Bidāyah wa'l-Nihāyah, account of Uhud's aftermath (Beirut: Dār al-Fikr, 1985); (السلام، 1976).

²⁰ W. Montgomery Watt, Muhammad at Medina (Oxford: Clarendon Press, 1956)؛ Hugh Kennedy, The Armies of the Caliphs (London: Routledge, 2001)، ص 45-60؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج 1، ص 445-460.

Published:

August 31, 2026

صلح حدیبیہ (6 ہجری) بظاہر ایک مذاکراتی واقعہ تھا مگر اس میں نفسیاتی و تزویراتی حکمتِ عمل کا اعلیٰ مظاہرہ ملتا ہے۔ ابتدائی طور پر نبی ﷺ نے عسکری اقدامات کو وقتی طور پر روکا اور معاہداتی راہ اپنائی، اس سے دشمن کو وقتی برتری کا فریب ملا مگر طویل المدت میں یہ معاہدہ مسلمانوں کے لیے سیاسی حیثیت، تبلیغی مواقع، اور دشمن کے اندرونی ماحول میں انتشار کا باعث بنا۔ یعنی حدیبیہ کی حکمتِ عملی نے ظاہری نرم رویے کے ذریعے ذہنی بالادستی حاصل کرنے کا راستہ نکالا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چند برس میں اسلام کی ساکھ و اثر میں اضافہ ہوا اور بہت سی قبائل خود بخود رابطہ میں آئیں۔²¹

فتح مکہ: دشمن پر رعب ڈالنے کے ساتھ عفو و درگزر

فتح مکہ (8 ہجری) میں نبی کریم ﷺ نے ایک ایسی متوازن حکمتِ عملی اپنائی جو نفسیاتی و باؤ اور پرامن اصلاح کو ساتھ لے کر چلتی تھی۔ آپ ﷺ نے بڑی فوج کے مظاہرے، دروازوں کی بندش، اور منظم داخلہ کے ذریعے فوراً رعب قائم کیا، مگر اسی کے ساتھ عمومی عفو کا اعلان کر کے دشمن کی مزاحمت کے بیج کو ختم کر دیا۔ یہ دوہرا رویہ مادی و نفسیاتی برتری دکھانا اور پھر اخلاقی بلند گوئی سے معافی و مصالحت کا ہاتھ بڑھانا سیاسی استحکام اور اجتماعی ہم آہنگی کے لیے انتہائی موثر ثابت ہوا۔²²

فکری تجزیہ

1. نبوی حکمتِ عملی میں عقل و تدبیر کی جھلک

نبی کریم ﷺ کی عسکری حکمتِ عملی کا سب سے نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ عقل و تدبیر کو بنیاد بنایا۔ مکہ میں صبر و استقامت کے ذریعے طاقت جمع کی اور مدینہ میں حالات کے مطابق دفاعی اور پھر جارحانہ حکمتِ عملی اپنائی۔ ہر فیصلہ وقتی جذبات کے بجائے دور اندیشی اور حکمت پر مبنی تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوی قیادت جذباتیت سے نہیں بلکہ تدبیر سے چلتی تھی۔

2. نفسیاتِ انسانی کا گہرا فہم

رسول اللہ ﷺ کو انسانی نفسیات کا غیر معمولی ادراک حاصل تھا۔ بدر میں قلیل وسائل کے باوجود صحابہ کے حوصلے بلند رکھے، احد میں شکست کے بعد مایوس ہونے والوں کو حوصلہ دیا، اور حدیبیہ میں جذباتی کیفیت کے بجائے صبر و تحمل کو ترجیح دی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ نے فوجی فیصلے کرتے وقت سپاہیوں کے ذہنی و نفسیاتی پہلو کو ہمیشہ مد نظر رکھا۔

²¹ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج 1، باب صلح حدیبیہ؛ al-Wāqidi, *Kitāb al-Maghāzī*, account of Hudaibiyah; Martin Lings, *Muhammad: His Life* Based on the Earliest Sources, rev. ed. (Rochester, VT: Inner Traditions, 2006) ص 291-305؛ صفی الرحمن مبارکپوری، الریح المخبوم، ذکر صلح حدیبیہ (ریاض: دار السلام، 1976)۔

²² ابن جریر الطبری، تاریخ الأمم والملوک، ج 1، ابوالہ، al-Wāqidi, *Kitāb al-Maghāzī*, vol. 1 (Arabic); al-Wāqidi, *Kitāb al-Maghāzī*, account of Fath Makkah; Martin Lings, *Muhammad*; (ریاض: دار السلام، 1976)۔

Published:

August 31, 2026

3. قیادت، مشاورت اور تدبیر کے پہلو

نبوی حکمتِ عملی میں مشاورت کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ بدر میں لشکر کی ترتیب، احد میں دفاعی حکمتِ عملی، اور خندق میں دفاعی خندق کھودنے کا مشورہ انفرادی رائے اور اجتماعی تدبیر کا نتیجہ تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی قیادت صرف حکم دینے پر مبنی نہ تھی بلکہ رفقا کو شامل کر کے اجتماعی بصیرت سے فیصلے کیے جاتے تھے۔

4. قرآنی رہنمائی اور عسکری فیصلے

رسول اکرم ﷺ کے تمام فیصلے وحی الہی کے تحت تھے۔ قرآن مجید نے صبر، تقویٰ، اتحاد اور تدبیر کو عسکری کامیابی کی بنیاد قرار دیا۔ "وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ" ²³ جیسی آیات نے مسلمانوں کو وسائل کی تیاری کا حکم دیا۔ اس طرح عسکری حکمتِ عملی کو صرف دنیاوی عقل پر نہیں بلکہ وحی کی رہنمائی پر بھی استوار کیا گیا۔

عصری تناظر میں تجزیہ

1. جدید جنگوں میں نفسیاتی دباؤ اور میڈیا اور کارکردار

آج کی جنگیں محض فیلڈ میں گولوں کی بارش تک محدود نہیں رہیں؛ معلوماتی محاذ (information domain) اور میڈیا اور نے جنگی میدان کا کردار تبدیل کر دیا ہے۔ نفسیاتی دباؤ اب سوشل میڈیا، نشریاتی پروپیگنڈا، سائبر آپریشنز اور مصنوعی اطلاعات (misinformation) کے ذریعے وسیع پیمانے پر پھیلا یا جاتا ہے جس کا مقصد دشمن کی داخلی یکجہتی کو توڑنا، عالمی رائے عامہ کو متاثر کرنا اور مخالف قوت کو فیصلہ سازی میں مبہم کرنا ہوتا ہے۔ اس صورتِ حال میں نبی ﷺ کی وہ حکمتیں — بروقت حقیقت کی ترویج، واضح اعلانات، اور اخلاقی طرزِ عمل — آج بھی اطلاعاتی دفاع کی بنیاد بن سکتی ہیں؛ یعنی شفافیت، ثبوت پر مبنی ردِ عمل، اور عوامی اعتماد کی تعمیر جدید میڈیا اور کے خلاف مؤثر دفاع ہیں۔

2. نبی اکرم ﷺ کی حکمتِ عملی سے جدید عسکری قیادت کے لیے اسباق

نبوی حکمتِ عملی سے جدید عسکری قیادت کے لیے چند روشن اسباق حاصل ہوتے ہیں: (ا) تدبیر پر مبنی فیصلہ سازی جذباتی ایجادات کی بجائے معلوماتی تجزیہ اور مشاورت؛ (ب) نفسیاتی مزاحمت کی تعمیر فوجی مورال کو روحانی اور اخلاقی تقویت کے ذریعے برقرار رکھنا؛ (ج) معلوماتی کنٹرول اور شفافیت — جھوٹی خبروں کا بروقت، منظم اور اخلاقی جواب؛ اور (د) کثیر الفصل حکمتِ عملی د عسکری، سیاسی اور معاشرتی حربے بیک وقت استعمال کر کے طویل المدت فائدہ حاصل کرنا۔ جدید

کمانڈرز اگر ان اصولوں کو اپنے نیٹورک سینٹرک آپریشنز، پیرامیٹری تربیت، اور سول ملٹری کوآرڈینیشن میں ڈھالیں تو نہ صرف مادی بلکہ نفسیاتی برتری بھی قائم کی جاسکتی ہے۔

3. موجودہ دور کی عسکری نفسیات میں اسلامی اصولوں کی معنویت

اسلامی اصول مثلاً انسانی عظمت، انصاف، معاہدات کی پاسداری اور معافی و شمولیت — عسکری نفسیات کے اخلاقی فریم ورک کے طور پر آج بھی انتہائی معنی خیز ہیں۔ عصری عسکری نفسیات میں جہاں نفسیاتی حربے استعمال کیے جاتے ہیں، وہاں اسلامی اخلاق یہ حدود فراہم کرتے ہیں کہ مؤثر نفسیاتی آپریشنز کو انسانی حقوق اور قانونی ضوابط کے اندر کیسے رکھا جائے۔ اس کے عملی فوائد: مقامی آبادی کا اعتماد جیتنا، مخالفین کے رد عمل میں دراز المدت امن کے امکانات بڑھانا، اور بین الاقوامی اخلاقی تائید حاصل کرنا شامل ہیں — یعنی اخلاقی حکمت عملی طویل المدت سٹریٹجک مفاد کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔

نتائج و سفارشات

اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی عسکری حکمت عملی محض جنگی جیت تک محدود نہیں تھی بلکہ اس کے پس منظر میں اخلاقی، نفسیاتی اور سماجی پہلو بھی کار فرما تھے۔ آپ ﷺ نے دفاعی اور اصلاحی مقاصد کے تحت جنگ کو ناگزیر حالات میں استعمال کیا، اور ہمیشہ ذہنی و نفسیاتی برتری قائم رکھتے ہوئے محدود وسائل میں بھی کامیاب حکمت عملی مرتب فرمائی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ عسکری قیادت میں عقل، تدبیر، مشاورت اور انسانی نفسیات کی گہری سمجھ بنیادی ستون ہیں۔

سفارشات

- جدید عسکری قیادت کو چاہیے کہ نفسیاتی مزاحمت اور مورال کی بحالی کو عسکری تربیت کا حصہ بنائے تاکہ سپاہ صرف جسمانی نہیں بلکہ ذہنی طور پر بھی مضبوط رہے۔
- معلوماتی جنگ (Media & Psychological Warfare) میں شفافیت، سچائی اور اخلاقی اقدار کو بنیادی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے تاکہ پروپیگنڈا کے اثرات زائل کیے جاسکیں۔
- عسکری حکمت عملی کو صرف میدانِ جنگ تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ سیاسی، سماجی اور معاشرتی سطح پر ہم آہنگی اور عوامی اعتماد کو بھی شامل کیا جائے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دور میں کیا۔
- آئندہ تحقیق میں نبوی عسکری حکمت عملی کا تقابلی مطالعہ جدید جنگی نظریات اور عالمی عسکری قیادت کے ماڈلز کے ساتھ کیا جائے تاکہ اس کی ہمہ گیر معنویت مزید واضح ہو سکے۔
- اسلامی عسکری اخلاقیات اور موجودہ بین الاقوامی قوانین جنگ (International Humanitarian Law) کا تقابلی جائزہ لیا جائے۔

Published:

August 31, 2026

- جدید نفسیاتی جنگ (psychological operations) اور میڈیا اور میں نبوی اصولوں کے عملی اطلاق پر انٹردسپلنری تحقیقی منصوبے مرتب کیے جائیں تاکہ دینی و سائنسی علم کا امتزاج ہو سکے۔

سیرت نبویؐ کا مطالعہ ہمیں یہ حقیقت واضح کرتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی قیادت محض عسکری برتری یا جسمانی قوت تک محدود نہیں تھی بلکہ اس میں نفسیاتی اور ذہنی حکمتِ عملی کا ایک ہمہ گیر پہلو بھی شامل تھا۔ ابتدائی اسلامی دور کے سیاسی و سماجی حالات — مکی مظالم، ہجرت مدینہ، اور بیثاق مدینہ — نے مسلمانوں کو ایسا ہمہ جہتی عسکری و انتظامی ڈھانچہ تشکیل دینے پر مجبور کیا جس میں محاذی کارروائی کے ساتھ ساتھ اطلاعاتی کنٹرول، سیاسی تدبیر اور سماجی استحکام کو بھی یکجا کیا گیا۔ اس ماحول میں جنگ صرف ہتھیاروں کا تصادم نہ تھی بلکہ عزت، بقا اور قبائلی برتری کا معاملہ تھی۔ یہی پس منظر نبوی حکمتِ عملی کو ایک ایسا مربوط نظام عطا کرتا ہے جس نے اخلاقی، نظریاتی اور نفسیاتی جہات کو یکجا کر دیا۔

اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی عسکری حکمتِ عملی میں نفسیاتی و ذہنی حربے کس انداز میں استعمال کیے، یہ حربے کس منطق پر مبنی تھے، اور عصرِ حاضر میں ان کی عملی افادیت کس طرح ممکن ہے۔ اس ضمن میں تحقیق کا مفروضہ یہ ہے کہ نبوی نفسیاتی حکمتِ عملی اتفاقیہ یا وقتی نہیں تھی بلکہ ایک منظم، مقصدی اور تشکیلی ڈھانچے کا حصہ تھی۔

تحقیقی طریقہ کار میں معیاری اور تجرباتی منبج اختیار کیا گیا ہے۔ پرائمری ماخذات میں قرآن مجید، احادیثِ مبارکہ اور کلاسیکی کتبِ سیرت و مغازی شامل ہیں جبکہ عصری عسکری مطالعات، نفسیاتی جنگ (PsyOps) اور اسٹریٹجک نریٹو سے متعلق جدید لٹریچر بطور ثانوی ماخذ استعمال کیا گیا ہے۔ مواد کی موضوعاتی جانچ، حوالہ جاتی تنقیح اور تقابلی مطالعے کے ذریعے نبوی حکمتِ عملی کو جدید فکری فریم ورک کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔

ابتدائی شواہد سے واضح ہوتا ہے کہ نبوی نفسیاتی حکمتِ عملی چار بنیادی ستونوں پر استوار تھی: (1) نظریاتی فریم ورک اور مقصدیت کا شعور، (2) اطلاعاتی و انٹیلی جنس کنٹرول، (3) مورال اور اجتماعی حوصلہ افزائی، اور (4) اخلاقی ضوابط کی پاسداری۔ انہی اصولوں نے محدود وسائل کے باوجود مسلمانوں کو ذہنی و ترویجی برتری فراہم کی۔ متوقع نتیجہ یہ ہے کہ یہ اصول عصرِ حاضر کی معلوماتی جنگ، سوشل میڈیا بیانیہ سازی، اور نفسیاتی آپریشنز میں بھی اخلاقی اور عملی طور پر قابل اطلاق ہیں، بشرطیکہ انہیں جدید پالیسیوں اور تربیتی نصاب میں منظم انداز سے شامل کیا جائے۔

Published:

August 31, 2026

اس تحقیق کی اہمیت اس میں ہے کہ یہ دینی سوانح اور جدید سوشل سائنسز کے مابین ایک انٹر ڈسپلنری پل قائم کرتی ہے۔ یہ مطالعہ نہ صرف علمی سطح پر نئی جہتیں فراہم کرتا ہے بلکہ پالیسی سازوں، عسکری قیادت، اور تعلیمی اداروں کے لیے عملی رہنمائی بھی مہیا کرتا ہے۔ یوں نبوی سیرت کا یہ پہلو محض تاریخی مطالعہ نہیں بلکہ ایک ایسا زندہ فکری و عملی سرمایہ ہے جو عصر حاضر کے نفسیاتی و اطلاعاتی چیلنجز کے مقابلے میں رہنمائی اور حل دونوں فراہم کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. قرآن و حدیث

1. القرآن الکریم.

2. البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، بیروت: دار ابن کثیر، 1987.

3. مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1991.

2. کلاسیکی سیرت و تاریخ

4. محمد بن اسحاق، اختصار ابن هشام، السیرۃ النبویۃ (السیرۃ لابن هشام)، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001.

5. الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الأمم والملوک، القاہرہ: دار المعارف، 1968.

6. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، بیروت: دار الفکر، 1985.

7. الواقدي، محمد بن عمر، کتاب المغازی، بیروت: عالم الکتب، 1984.

8. ابن سعد، محمد، الطبقات الکبری، بیروت: دار صادر، 1968.

9. ابن سید الناس، محمد بن محمد، عیون الأثر فی فتون المغازی و اشتمال السیر، بیروت: مؤسسة غزال دین، 1986.

3. اسلامی مورخین و مفسرین

10. الزہری، محمد بن مسلم، المغازی، تحقیقی نسخہ: دار الغرب الاسلامی، 1987.

11. البلاذری، أحمد بن یحیی، فتوح البلدان، بیروت: دار الفکر، 1987.

12. احمد حمید اللہ رسول اکرم کی سیاسی زندگی، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1980.

4. جدید تحقیقی کتب (انگریزی و اردو)

13. Lings, Martin (Abū Bakr Sirāj al-Dīn). *Muhammad: His Life Based on the Earliest Sources*. Rev. ed. Rochester, VT: Inner Traditions, 2006.

14. Watt, W. Montgomery. *Muhammad at Medina*. Oxford: Clarendon Press, 1956.

15. Kennedy, Hugh. *The Prophet and the Age of the Caliphs: The Islamic Near East from the Sixth to the Eleventh Century*. London: Routledge, 2004.

16. Kennedy, Hugh. *The Armies of the Caliphs: Military and Society in the Early Islamic State*. London: Routledge, 2001.

17. مبارکپوری، صفی الرحمن، الر حیق المختوم، ریاض: دار السلام، 1976.

18. نعمانی، شبلی، اور سید سلیمان ندوی، سیرت النبی، اعظم گڑھ: دار المصنفین.

19. منصور پوری، قاضی محمد سلیمان، رحمة المعلنین، لاہور: مکتبہ رحمانیہ.

5. عسکری و اسٹریٹجک اسٹڈیز

Published:
August 31, 2026

20. Clausewitz, Carl von. *On War*. Translated by Michael Howard and Peter Paret. Princeton: Princeton University Press, 1976.
21. Taylor, Philip M. *Munitions of the Mind: A History of Propaganda from the Ancient World to the Present Era*. Manchester: Manchester University Press, 2003.
22. Paul, Christopher. *Strategic Communication: Origins, Concepts, and Current Debates*. Santa Barbara: Praeger, 2011.
23. U.S. Department of Defense. *Dictionary of Military and Associated Terms*. Washington, D.C.: DoD.